
1932
REGISTERED NO. A. 783
LUCKNOW
OUDHPUNCH
اودھ پنچ لکھنؤ
1932
H.B KHAN ARTIST LUCKNOW

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] ... مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ [illegible] [illegible] کی تقلید بھی کرتے ہیں [illegible] اپنی جماعت پر [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی [illegible] [illegible] سال بھر کے [illegible] آپ [illegible] ہیں۔

زر و قواعد و ضوابط!

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible] پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] سالانہ قیمت [illegible] ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی۔ [illegible]

(۳) طالبان [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] [illegible]

(۴) [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہوتا۔

(۵) [illegible]

(۶) [illegible] [illegible]

نوٹ خاص: جو حضرات خریدار ہیں [illegible] [illegible] ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے بیش بہا اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور حسین مجموعہ [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ جلدیں ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں ضرور رہنا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اوّل قیمتی [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اس کے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

جلد ۲۳ نمبر ۳۰

مضامین غیر

(۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء)

مخمس

ذیل کا مخمس بنا بر فرمائش جناب ... کے ارشاد کے بموجب درج ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس کے اخلاقی نکات کو پسند فرمائیں گے۔

اڈیٹر

(از جناب منشی حبیب اللہ خاں صاحب رحیب)

جوانی واقعی بے انتہائی کا زمانہ ہے ۔ بشر کو عقل بھی اس میں کم ہے بے تابانہ ہے
مگر یہ کس قدر پر لطف اور رنگین فسانہ ہے ۔ یہ وہ ہے جس میں ہر ایک شاہ بے بہا مخلصانہ ہے
یہ آپ بیتی ہے بیان کی تیسری شد کا بیان ہے

اگرچہ میں خود کے نفس سے بچا کے اڑا ۔ گریباں اٹھا کے سر پہ اپنے پیار کے اور
پڑھا شیطان وہ اس بندہ ناچیز پر ۔ بچا نہ خالص ان بھولوں کے بہلاوے پر
وہ ہوا ستاد بھی پھر کہا کہ رند ہے

سنی ہوگی زمانہ میں خدا سی ... ۔ زمیں کو پھر لگایا تو ان میں ... آگیا
نشہ کو بستر میں کیا اور چارپائی بھی ۔ بچھونے کے بعد جیتے ہیں ... قبالی بھی
پڑھا جو ہوش جیسے سر پہ اس کے بیان کا

یہ تو ہے جب مبارک بھی وہ سر تا فانی ۔ وہ بستر ایک ... آزادی
اداؤں یا اس میں بھی تمکین ... ۔ یہ اصل حقیقت جب چلانے کو ہوں خواری
کچھ اس سے ... اور کچھ نازک زمانہ ہو

نقشہ جو کے ... کا وقت ۔ بچپن ہو کے ... دکھلائی گئی
مگر اب ہم پہ چھا نہ ... ۔ ... کہ اب ... کا زمانہ

چلا ... لے گئی وہ ... طلب

دکھائی حضرت ... ۔ ... بھی بیکو کر لیا ...
... مستقبل و ماضی ۔ ... کا بھر بھی ...

توڑ ... زور تیری قدرت کا یہ بگاڑ ناچ ہے

بہت ہی کام ... ۔ ہزاروں ... کس ... کے ساتھ آئی
... اور ... ۔ مگر جب ... لطف ... آئی

اداؤں ... ہے نا ناچ ہے

... تصویر ... ہے ... ہے
... ارباب ... بھی ...
... کا شعر ...

منظوم ... ایک آدمی ... عمل

قدرت کے کھیل

منو ڈاکٹر ... ایک حکایت لکھی یا جو کسی پیر شخص ہوا۔ اس نے خود ... حقیقت ہے کہ ... نام نہیں تھی ... سب سلم کانفرنس اور ... سب لوگوں کی حرکتیں دیکھ کے وہ ... اور ایک ... یہ ... سلسلہ ... کے بعد ... پچھلا جنون بھی ... آثار ... تھا ... روز ... تھا۔ گو کئی ... چھپانی ... میں لپیٹتا تھا۔ آخر زبان کھلی اور ... کی ... اس وقت ... کی سی ... ہے ... اس قسم کی کیفیت ... کا نام ... کا شغل تھا جب وہ ... کے سن کو پہنچا تو ... باپ سے ... کنارے ... جگہ پر ایک عبادت خانہ بنا ہوا ... شب و روز ... سے بچا ... کسی طرح ... میں ایک ... ان ... کرتے ... پانی تک ... دریا ... پر جا کر ... جب ... ریاضت ... آوازیں ... مقبول ... اس ... کو دیکھ کر ہم بہت خوش ... الہام ... لطف و عنایت ... کر تیری ... بیان کر ... ہو ... زبان سے ... کہ تیری قدرت کا تماشا دیکھنے کی ... اپنی قدرت کے کھیل دکھا ... اور ... کی ... دریا کا کنارہ ... وہ ... مقام ... ہو گیا ... دیکھتا ہے کہ ایک لق و دق صحرا میں ... تیار ... کے قابل جگہ تلاش کرتا ... دن ... خاک ... ایک ایسے مقام پر وارد ہوا جہاں کسی چڑیا ... دانہ ... کے پھندے ... میں ... جال لگا رکھے تھے۔ کئی روز سے ... بھوکا تھا ... زمین پر ... دیکھے تو ... کے کھانے لگا ... کہ ایک ... چڑیا کے ... میں ... تھا ... اس جگہ پر ... تھے ... کا ... ہوتے تھے ... کا حق تھا ... روز سے جال میں کوئی جانور نہ پھنسا تھا ... جال کو جنبش ہوئی ... کہ شاید ... پھنسا ... جہاں ... دیکھا تو ایک آدمی جال کے نیچے ... کی طرح ... دانے چگتا اور ... بھر رہا ہے ... حیرت ہوئی ... کون ہو۔ یہاں کیوں آیا ... کیا نام ہے ... مقام ہے ... کے ... میں ... ابھی ... بیچارے ... گھبرائے ... زبان سے نہ نکلا ... چڑیا ... جلاد ... جلاد نے ... عجب ... جلاد نے ...

بھا ہم شنکر کا ایک برہمن آیا یہ شخص بیل
میں بیٹھا ہے اسے بھی ایک بھی کہتے ہو پیتھے
گھر لے جاؤ جب اس کے درشن کرو۔ پنڈت جی نے
غور کیا کہ اگر کوئی جانور بیٹھا ہو تو اسکو تقسیم
کر لیتے یہ ایک آدم زاد ہے اسے بشر ہو گا گزر
خدا نے اور اپنے محروم کیا ہے تم اسکی پرورش کرو
اور مجھے خدا نے کنگال بنایا ہے میں ایک لڑکی
کی شادی اسکے ساتھ کر دوں یہ تقسیم کا فرض ادا
کر بھی ہیں آ جاؤ نے اسے راج نہ بنایا اور بیاہ
ہوا۔ چند سے اسی طرح دن گزرے تھے کہ شہر
میں وبا کا زور ہوا پنڈت جی کا خاندان ختم ہو گیا
ہو گیا ہر چیز ماری کی بڑی پالی اپنے باپ کی عزت
کے ہے ہو گئی تو پھر سسرال واپس آئی۔ پنڈت
جی کی اوقات گدائی پر بسر ہوتی تھی ایک روز بسلسلہ
دریوزہ گری کسی شہر میں گزر ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ
لوگ شہر کے باہر بانسے کھڑے ہیں ایک شخص
کے ہاتھ میں باز ہے ان کے پوچھنے پر سرداروں نے
باز چھوڑا باز تاسے کا اڑا پنڈت جی کی چندیا کر
اڑا پھر کے اوپر بیٹھ گیا۔ شہروں میں مبارک
سلامت کی دھوم مچی۔ نوبت بجی۔ نقارے والے
دھول سے پر جب پڑی پنڈت جی کو لوگوں نے ہاتھوں
ہاتھ لیا۔ تاج شاہی اور قبائے فرمانروائی سے
آراستہ کر کے تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔ وہاں کی رسم
یہی تھی کہ اور بادشاہ کے مرنے پر آپس میں سلطنت
کے بے رانے ہوتے تھے بلکہ باز کو فال کے طور پر
اڑاتے باز جس کو حال بخت کے سر پر سایہ ڈالتا پھیلیر
لیتا اسی کو تخت پر بٹھا دیتے۔ راوی کہتا ہے کہ
آٹھ سال تک متواتر پنڈت جی نے اس ملک میں
انصاف اور عدل کے ساتھ حکومت کی اس قدر عدل
کیا شہر والوں ان کی مثال نہیں اور یہ کہ بچوں کے
باپ ہے۔ یہ آٹھ برس کے قدرت نے پھر نیا کھیل
دکھایا کہ آپکی زوجہ اوسنے بیل دہی جس پالی اسنے
کھڑے ہوئے شوہر کو ڈھونڈتی اس شہر میں آ
نکلی۔ آجکل کے شوہر ہوتے تو ایسی بیوی کو تو پہچانتے
انکار کر جاتے مگر پنڈت جی نے بی بی کو ہاتھوں ہاتھ

نیا اور [illegible]
بیٹھے ہنگون دیا کر ایک تخت و تاج ایک جادو
زاد ہے۔ یہ عجب شعور ہے یہی کن لوگی کا حکم
عورتوں میں [illegible] یہ پایا پھر پنڈت جی کی کتھا
میں آئی تھیں۔۔۔

۔۔۔ ہے یہ جادو کا لڑکا ۔۔ اپنے
لوگین کا رکھا۔ ذات برادری میں شہرہ کرانے
کے قابل نہ رہے ۔ اب یہ سلوک کا ایک لڑکا [illegible]
ہاتھ دھوئے بیٹھے گا ہیں ۔۔۔

چتا تیار ہوئی۔ جیتی رانیاں تھیں کا نہاں بار
کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں بھانہ پڑیں چتر دون
میں لکڑی کی آگ کے شعلے اور غیرت کے لے ایک
ہوگئے۔ پنڈت جی آ ذرا صاحب غیرت تھے انھیں بھی
صبر نہ ہوا انھوں نے بھی یہ دیکھ اپنی رانیوں
ساتھ دیا گر قدرت کو لوٹ کے کھیل کھیلنے دکھانے
تھے جیسے ہی انھوں نے جست کی ویسے ہی آگ کے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

بنام [illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible] مہر عدالت

شہر کے پہلے رائی آئی نرودا گاؤں پہنچ گئے
جب اب بھی ان کے والد گاؤں [illegible] تھی مگر
[illegible] کھانے لگے کہ یہ کیا ہو گا
ہوگیا۔ خواب میں خواب کھیل رہا تھا یا بیدار تھا
ابھی اس طرح سے سر ابھرا تھا کہ سامنے ایک
درویش تاقہ فروست داستان نظر آیا۔ پنڈت
جی نے بٹھایا۔ حال پوچھا۔ کہاں سے آتے ہو۔
اتنے میں [illegible] ہو ۔ بے اچھا کہانی پوری ہوگئی

اطلاعنامہ [illegible] ۱۹۲۳ء
صوبہ آگرہ

[illegible]

پائی	آنہ	روپیہ	
۰	۹	[illegible]	اصل
[illegible]	۱۲	۵	[illegible]
۸	۸	۱	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]
	۱		[illegible]
[illegible]	[illegible]	۳۳	میزان
	۲	۵	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۲۸	میزان

[illegible]

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
بلہور	اوریا	[illegible]	۱۰۸۰	[illegible]
			۱۱۱۷	[illegible]
			۲ قطعہ	[illegible]

دستخط حاکم [illegible] مہر عدالت

کہ مہاراج آپ کا داس فلاں شہر کا رہنے والا
ہے اور اسی شہر سے آیا ہے۔ راجہ نے کہا حال کیا
کہوں شہر کے راجہ کا نوکر تھا برسوں اسکے
جھنڈے تلے سے بھی بھاگا۔ برسوں کے بعد
معلوم ہوا کہ وہ قوم کا جلاد ہے اسکی بانیاں
انصاف کی آگ میں جلا رہی ہیں وہ بھی جل کے
بھسم ہوا۔ میں اسلیے فاقے کرتا ہوں کہ ناپاک
جلاد کے نمک کا اثر جسم سے جاتا رہے۔

قدرت کا یہ کھیل دیکھ کے پنڈت جی نے تحقیق
و تفتیش کا ارادہ فرمایا اس درویش کے ہمراہ
شہنشاہ کی سمت چلے راہ میں ان کی زبانی
جلاد کی جو رواداری سنی ان کے بچوں کی
والدہ محبت اُنکی بستی [illegible] اُنھیں دیکھے
کی سانس اور جو روتے دھونی پڑی۔
سنے جاتا اور دیکھے کہ گمان کا دستور ہے باپ
جورو بچوں کو یوں چھوڑ کے بھاگ گیا۔ قدرت
کے کھیل کا تماشائی اس گنہگار کی تاب نہ لاسکا
پاؤں سر پر رکھ کر نوک دُم بھاگا۔ آگے آگے
یہ پیچھے پیچھے اماں ڈائن اور جو سو بچے لیے
لینا پکڑنا جانے نہ دینا۔ دوڑتے دوڑتے
چہچہری پھول گئی لیکن قدرت اپنا تماشا
دکھانے اسی سرزمین پر گھیر کے لائی جس پر
بادشاہ رہتے تھے۔ بادشاہ سلامت بقصد
شکار شہر پناہ سے باہر تشریف لائے تھے انھوں
نے جو ایک مرد اور کئی عورتوں کو یوں آگے
پیچھے چل چلیا کھیلتے دیکھا آدمی بھیج کر سب کو
پکڑ لیا۔ تفتیش پیش ہوا۔ پنڈت جی نے عرض
کیا میں برہمن ہوں۔ جلاد کی بولی جھوٹ پھیلا
بیٹھا ہے۔ دوران حوالات میں جب ہوئے اور دونو
کے وطن سے گواہ بلوائے گئے کہ اصل حقیقت
معلوم ہو تو انصاف کیا جائے۔ ان کے گواہ جب
آئے تو انھوں نے ان کے برہمن ہونے پر قسم
کھائی اور جلاد کی بیوی کی والے حاضر ہوئے
تو انھوں نے اس کے جلاد ہونے پر حلف کیا آخر
بادشاہ سلامت نے ذرا ایک الاؤ لگوا دینے کا

کو زمین پر جھونکو۔ بچے جھنگ کر بیچ میں گرے تو بیچ میں
جلن کے خاک ہو جائینگے۔ شہر میں ڈھنڈورا پٹا
خلقت جوق جوق تماشا دیکھنے جمع ہوئی اور اختلاف
ہوا کئی آدمیوں نے بادشاہ کے حضور میں عرض
کی کہ شاہ زادہ یہ شخص سفر جادوگر ہے۔ دو تین
سال اُدھر کا ذکر ہے یہ اس ملک کا بادشاہ تھا
جب اسکے جلاد ہونے کا حال کھلا تو یہ آگ کا
ایندھن بنا۔ حیرت ہے کہ زندہ کیونکر بچا ہوا ہے
گو یہاں گو رہیں تو آگ میں جلانے کا حکم بادشاہ نے
منسوخ کر دیا اور انکی داڑھی مونچھیں منڈوا کے
گدھے پر بٹھا کے شہر بھر میں پھرایا۔ پھر شہر
سے نکل جانے کا حکم دیا۔

برہمن نارد نے کہ قدرت کے تماشے دیکھنے کی تمنا
سے بہت ندامت اٹھائی۔ شرم کے خاک پر گرا اور
کہنے لگا اے مالک میں اپنی گستاخی پر نادم ہوں
تیری باتیں تو ہی جانے بھلا انسان کی کیا ہستی
قدرت کی تماہ کہاں پا سکتا ہے؟ فوراً آنکھ
کھلی نارد نے دیکھا برہمن بچہ تمام گناہوں سے
پاک ہے ہم نے اسے اپنی قدرت کے کھیل دکھا دیے
یہ دو گھڑی میں بادشاہ نے پنڈت جی کو مع الحق
و نہایت عزت و احترام سے رخصت کیا [illegible]
پھرتے۔ غور سے دیکھا تو وہی دریا کا کنارہ [illegible]
سندر وہی مقام وہی عمر وہی حال۔ وہی چال
مسلمانوں کی بستی کا یہ دہی اسی طرح [illegible]
کے اکثر شریک ہی بیٹھے تھے اس بار جس حد تک
دل میں اُنکے دل ہوتے ہیں اتنی بھی کسر نہیں جتنی
کہ اقبال شعرا اکثر رہ جاتی ہے اپنی نفسانی غرض
کی پرستش خاص بیت کے ساتھ ایک پاؤں سے
کھڑے ہوکے انھوں نے ہمیشہ کی تو اچھا کیا جو
بچے بندے ہیں وہ اپنے معبود کی عبادت اسی طرح
کرتے ہیں۔ مجھے اس عبادت پر کوئی اعتراض نہیں
مگر اور سب کچھ کر خیر انھوں نے یہ کیا ستم کیا کہ برہمن
زادے کی طرح اپنے غیر مستحق خداوندوں سے قدرت
کے کھیل دکھانے اور دیکھنے کی آرزو کی۔ وہ ذاتی
مطلب میں مصروف اس پیار کو بھی کس شرک نے

وہ دغا کے جال میں پھنسا یا لقمہ اجل ہوا۔ نئے
تربیت کی تکمیل غیر مستحق صیاد تھا اس نے دامن
میں لیا۔ بدگمانی کی رہائی پہ سیدھے آگے ہاتھ
پھیلانے پر مجبور کیا۔ پھر قدرت نے عجیب تماشا دکھایا
کہ فوج بادشاہی کے بازو نے سر پر سایہ ڈالا کیونکہ وہ
زمین بھر ایک سال تک مطلق مسلمان خاص کے
شریک ہو کے دور سے ہو اتحاد مسلمانوں کی صف
جو کانفرنس میں شریک نہ تھے اندر ہی کے رہ گئی۔
وہ قوم اور ضیافتوں کی رعنائیاں جلوہ نشین ہوئیں
صبح شام کے نغمے میں وہ برکت ہوئی کہ [illegible] بچوں
کی اشتہا ادری۔ وقت قدرت کا تیسرا کھیل شروع
ہوا کہ نااتفاقی اور فساد کی چنگاریاں [illegible]
تھا اور حوالی کلیت سیاسی کی آگ میں [illegible]
ابھی آگ نہ لگی تھی کہ جو تھا کھیل دیکھا یعنی
دشمن ہم بیٹھے بٹھائے بچے سے پشیمان ہو [illegible]
نے دے دے شروع کر دی۔

آخری حصہ لکھنے کا نامعلوم ہے کہ [illegible]
سماعت ہو چکی تو کو ذرا وجہ حسین کرا کے افسانہ
خاطر کے مطابق ختم کرے۔

ستمبر کو [illegible] کھیل ختم ہونے
والے ہیں وہ وقت ختم ہونگے سب مسلمان
دینی بے جا خواہش کے ساتھ اس بار آئے ہم بھی
کھیل سے نہ کھیں گے۔ دیکھا ہے ایسے ہوتے ہیں
کہ کہا یا تھا سب نے [illegible] کھیل سے جو خون بہے
ہوا تھا اسے جلانے پر آمادہ ہوا صرف ایک شخص۔
ریاضت فاقہ اور محنت بے اندازہ کے بعد پایا
جو کچھ ملا ہے اسکی دیانتداری کی یا کمال حرص کا مال
جلد ہی معلوم ہو جائے گا یعنی انتخاب کے سلسلے
زحمت ہو چکی ہے اب کسی حقوق کا مطالبہ سب
چھوڑنے والا ہے۔ وہ چار دن [illegible] قدرت
کے کھیل کا یہ آخری حصہ اگر نظر دوز یا لطافت بوش
ہو جائے تو شہرزاد قصہ گو میں [illegible] کی کہانی
دوبارہ دہراؤں گی۔

مرزا اکبر ولد نے بہت اچھا کیا کہ وقت کے لیے کھیل
[illegible]

حسن کی تحلیل جو کچھ کہا مگر ایڈیٹر اودھ پنچ کا خیال مسلمانوں کے واسطے ال دیا ہے ان جملوں کے

خام ہوئی اور یار سے آیا رہے بھی آدمی نکلی
آؤ ور لاؤ شمشیر رکھیں بیچ سے بیگانہ رہی

خلاصہ یہ کہ بعض خیال مسلمانوں کا ہی کام ہے جب کبھی افلاس میں مبتلا ہو تو قومی ہمدردی انھیں [illegible] کو سمجھنے پر مجبور کرے۔ اس کو تو کا تحت سے جائز ہو یا نا جائز کسی کی پروا نہ ہو اور واقع یہ افلاس ہو جیسا ایک شاعر کہہ گیا ہے ~

ہندو کے ہنانے میں کو کیا ہے ذریعی
روٹی تو کما کھائیں کسی طور مچھندر

ظلم سازی اور ہولناک سنیما کے فروغ ہونے کی دلیلیں جو کچھ اب تک اخباری کالموں سے ہمارے خیال کی حمایت میں پیش کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) ملک میں سنیما دیکھنے کا رواج زیادہ ہوتا جاتا ہے (۲) سنیما ایک مرغوب و محبوب چیز ہے۔ (۳) سنیما کا مواد یورپ سے آتا ہے اور اس طرح غیر ملکی تجارت کو فروغ ہوتا ہے (۴) مسلمان بھی سنیما پسند ہیں (۵) کوئی کمپنی مسلمانوں کے سرمایہ سے قائم نہیں ہوئی اس لیے غیر مسلمین کے ہاتھوں میں مسلم سرمایہ پہنچتا ہے (۶) مسلمان خود بھی مفلس مگر باوصف افلاس غیر مسلمین کو اپنی گاڑھی کمائی حوالے کرتے ہیں لہٰذا اس کا انسداد باین صورت ہونا چاہیے کہ کوئی ایک کمپنی جلد سے جلد قائم کریں۔ ان دنیاوی دلائل کے علاوہ کوئی شرعی دلیل شاید علمائے ہند اور دیوبند و [illegible] کا [illegible] ہوئی کتاب کے سوا دوسری کسی کتاب میں مل نہیں سکتی۔ تفریح جانے کے لیے کمپنی کے کھیلوں یا شیطانی جنت کے تماشوں میں یہ قید لگا دینا کہ صاحب اس تماشا گاہ میں صرف شرعی کھیل ہی ایسے کھیل جن میں کوئی شرعی منقصت نہ ہو کھیلے جائیں گے ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے شراب تو پئیں گے مگر وضو کر کے [illegible] دلیل کو باطل بیہودہ [illegible] کرتی ہے۔

جس تعلق پر مسلم سلور ٹاکیز لمیٹڈ کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ صرف یہی ہے کہ ہر ایک مقبول اہم چیز کے ذریعہ سے مسلمان پیسے والے ہو جائیں اور یہ کہتے کہ جو کہ فلاں پیشے مسلمانوں سے بالکل خالی ہے مسلمانوں کو اختیار کر لینا چاہیے۔ جہلا کی زبان کی قسم یہ منطق نرالی اور عجیب ہے۔ اگر سیرت کا اخلاق کی حفاظت [illegible] میں کوئی کسر باقی نہ رہی گی سنیما میں زندہ خوبصورت عورتوں کی تصویریں

دی مسلم سلور ٹاکیز لمیٹڈ



(چارلی چپلن اسلامی)

نوجوان اور ہوس پرور سینگ [illegible] کے بچوں میں شامل ہونے والوں کی دلچسپی کا سبب ہوگی یہی وہ گروہ ہے جس پر ہر ایک سنیما کی زندگی کا (خصوصاً ہندوستان میں) دار و مدار ہے آج جو ایسی تصویروں کی اشاعت پر دی رسالوں یا اخباروں کا ضمن کی روشنیاں چلتی ہیں۔ یہی عالم رہا تو کل کیا ہوگا؟ جیسے جیسے مسلمان سرمایہ دار کا کیفیت اور یورپ کے مستشرقین کے حلقوں سے باصفا خوبصورت عورتیں سنیما کے

ہندوستان کے آباد علاقوں پر [illegible] اعادہ کریں گے اور ساتھ ہی اس کا [illegible] سمجھا جائے گا کہ جب مسلمان جوان ہو کر [illegible] بنا اور اس ایک شریعت کی پیدا [illegible] گنہگار ہیں سب عیش کی مہیا [illegible] سامان کر رہا [illegible] دولت غیر مسلم کے ہاتھوں میں نہ جانے پائے۔

وہ یہ بھی عذر کر سکتے ہیں کہ صاحب ہم سنیما کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ میں سرگرم [illegible] جا ہا مگر کسی مسلمان کا دل سنیما [illegible] ہے [illegible] خدا کے فضل سے مسلمان [illegible] غیر مسلم [illegible] شریک ہو [illegible] کھیلوں [illegible] کہیں ایسا نہ ہو [illegible] چند سال ہم [illegible] رہے [illegible] ہوئی۔

(بقول اکبر مرحوم) ~

کہ یہ جو گزرے [illegible] تو بھولی بھولی [illegible]
شیخ قرآن دکھاتے رہے پیسا نہ لیں

اسلام کا معقول دین ہے۔ سنیما میں خوبصورت عورتیں [illegible] ثواب ہے۔ یاد رہے [illegible] ایک اسلامی معجزہ سمجھ اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے [illegible] حق ادا [illegible] کرو کہ تمہاری دولت [illegible] کی جیب میں چلی جائے گی اور دنیا و آخرت میں [illegible] ہو گے۔

دنیا طالع [illegible] معجزے بازی [illegible] بازیگر [illegible] نبی بن گئے [illegible] غیر مسلمانوں کے نبی نے کبھی معجزہ طلب کرنے والوں کی دشمنی جب کسی نے اپنے مذہب سے روگردانی کرنے میں یہ شرط لگائی کہ فلاں معجزہ دکھاؤ تو حضرت نے (قرآن حکیم) خدا کے حکم سے فوراً ہی فرمایا کہ لوگوں نے ہزاروں معجزے دیکھے پھر کیا ایمان لائے؟ معجزے تو خدا ہی کے پاس ہیں [illegible] شکل تمہارے [illegible] اور یہی [illegible] دین و دنیا میں آفتوں سے



بنی گھوڑیاں ہیں!!

"ایک گھوڑی دو قدم مشرق کی طرف بڑھتی ہے دوسری دو قدم مغرب کی طرف فرض کیجیے یہ گھوڑیاں صبح سے شام تک ایک ہی مقام پر رہتی ہیں"

دنیا کی بڑی بڑی نمائشوں میں اس کارخانہ کے عطر کا
مقابلہ ہوا اور اعلیٰ درجہ کے تمغے حاصل ہوئے اسی طرح
اس دیسی صنعت میں ملک اور غیر ملکی شہرت حاصل کی

جاری شدہ ۱۸۳۹ء

محب وطن حضرات

ہر وقت ضرورت دیسی مصنوعات کو ہر حال ترجیح
دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ دیسی ساخت کی چیزوں کی خریداری
میں ہی قومی اور ملکی بہبودی پنہاں ہے وہ جانتے ہیں کہ
دوسری ملکوں نے اسی طرح ترقی کی اور کامیاب ہوئے

فہرست طلب فرمائیے
آرڈر کی تعمیل فوراً کی جاتی ہے
تاجروں کے ساتھ
خاص رعایت کی جاتی ہے

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ سے فرمائش کرنا چاہیے

شاخ :- تنوج - حیدرآباد دکن - جہلم

ٹیلیفون ۱۲۹ لکھنؤ	اس کارخانہ کا عطر حنا بے مثل اور لاجواب ہے کارخانہ ہذا کی خاص علامت حنا بازار شہر کے نام سے مشہور ہے	تار کا پتہ "حنا" لکھنؤ



پہونچا دی تھی کہ قرآن پر عمل کرو۔ میرا معجزہ یہی قانون قرآنی ہے۔ سب سمجھتے ہو تو اس قانون سے بہتر کوئی قانون دکھا دو۔ تو جو کیا بات ہے قرآن کی لیکن ایسے صاف دو ٹوک ارشاد کو بھی لوگ غور سے نہیں سمجھے اور ہر قسم کا شبہ والے زیرک سمجھ کر معجزے اسی ایمان سے آئے۔ تو کیا گمراہ ... میں بادی جیسا بھی معجزہ ہو گیا۔ آج ایک شیشین گھوڑ دوڑ والا سمجھا جاتا ہے کہ نہیں؟

اے ذری دل پر ہاتھ رکھ کے کہو۔ کیا خوبصورت عورتوں کا حسن معجزہ نہیں؟ اب یہ ابن عیسیٰ ابن مریم کا مقابلہ شاعر نہیں کرتے؟ دل لگا کا لگا ہے اور معشوق کی آنکھ صاف طور کی صحیح النسب ساحری نہیں؟ پھر جب ... مسلمانوں کی کیا ... انساؤں میں بجھائیں گے ذکر از ثیا معجزوں کی عبارت پر کھلا جائے گی؟

ہر سو برق ... نقش نشان ست
خوشا دو ... کہ ... جا سلے پرو

سنتے ہیں کہ پولس مقدس نے مذہب کو ترقی دینے کے لیے جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ ورنہ آج جدید اجیرت فضا نے سینما میں گر کے حیثیت تبلیغ مذہب اسلام پورسی مسلمان بن سکتے تجویز کے لیے انجیل مقدس کا حوالہ کافی ہے۔ اسی طرح شرع ذریعہ سے تبلیغ کا کام خوب چل سکتا ہے۔ آج کل تعداد اساہ مورخ لیڈر مسلمانوں کو اس کا خیر کی طرف متوجہ کرے تو آج ہی سے کمپنی قائم ہو جائیں ایک مدرسہ کھلے جس میں حسینان جہان تقریر اور قرآن سیکھے کے لوگوں کا ایمان تقریب دار ہے ۔ بالفاظ عوام خرچی) میں حاصل کر کے اپنا یا خدا کا رات (ایک ہی ہے) کلمہ پڑھوا نے لگیں اور ساز دای معلی بان ان تبلیغی سد اسا گیرین کے آگے شہرت کو سدیا کریں۔

مریان ڈاکٹر اسرار الفضل (ابوالفضل مرحوم) بنگال باکی کتاب ضربۃ اللہ لبعض عن ہ اجیب اسلامہ کا مطالعہ کرو۔ اس میں آئے اور سگر ... باب ... حضور صاحب کے جواز کی صورت میں حدیث کی مدد سے

تا ڈیل میں ... اسلامی طریقہ ہر چند صاحب ساتہ نک کے مختلف ہزاروں جگہ پہلا جاتے ہیں جس سے اسلامی حیثیت کے فرض دار ہونے کا پتا لگتا ہے چنانچہ ترکیب ہے سا رنگ۔ اور اعضا کی حرکات کی تصریح نقشہ مزاد میں جائز ہے۔ اعضا کی حرکات جیسے ناچ کہتے ہیں اسکے جواز میں کوئی شکل ... ہیش ہوگی سے ترجمہ سلامت رہو۔ کیا خوب سمجھی ہے تحقیق تحقیق تحقیق تحقیق تھی علی تھا یاد۔ واضح ہے کہ میں نے مضمون محض اخلاقی اور اسلامی خیالات سے لکھا ہے۔ ایک بات۔ دوسرے یہ کہ میں نے رقص بہ اسلامی نظر میں کسی قدر رہا ہے کے مرید نمونے سے واقف ہوں اور اصلی لہم بھی جانتی ہوں بات یہ ہے کہ آواز ہر انسان کو خدا نے عطا کی ہے اور گنگنانا یا کبھی کبھی آواز میں معشوق کیفیت پیدا کرنا بھی فطری بات ہے۔ شریعت سہل ہے اس نے ایسے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی تا آنکہ سنگار کی تعداد بڑھنے نہ پائے گرد یہاں اخلاقی طور سے اسکی بہت مذمت ہے۔ انسان کو اس سے بچنا لازم ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے پہلی پر تصویر کا ہونا۔ یا کھیلوں اور حلال پرندوں کی رو خیلاً میں استعاروں کی طہارت اگر ضروری تو انسان شکل میں تخیلی جانا اس سے ترقی ناجائز کا دروازہ نہ کھلا جائے۔ زامیر کی مذمت اور قباحت سے احادیث (صحیح) مطالعہ سے بھی زیادہ واضح ہوتی ہے۔ اخلاق اسلامی نے اسے ہمیشہ برا سمجھا ہیں اہل اسلام کو ان قبیح چیزوں کی طرف رغبت دلانا برا ہے۔ اگر سینما میں مسجد کا سین اور جناب شیخ کا وعظ دکھایا سنایا جائے اور طبلے کی تھاپ اور ہرم کی جھنکار جیسا خیال تو آزمانا برائی نہیں۔ اگر جیسا میں خدا اس طریقے میں تمہی اسر دل سے قریب تر ہو جائے گا پھر بھی مجھے شک ہے کہ جتنے آدمی روزانہ مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں ان سے زیادہ سینما دیکھنے آئیں۔ ایسی حالت میں سینما کو تبلیغی کوشش کا فائدہ مرگ۔ کیا کہوں تم نے کیسا دماغ پایا ہے کہ گھونا کسی جوہر کا احتمال نہیں رکھتے ہو ترقی تصادم اسے کس قسم کی

پر تبدیل یہاں میں آئے تو دوبارہ پیدا کیا اکتفاد کے ایک دفعہ میں کرو۔ تو اسمیں تجویز میں تا تلین جب مسلمانوں کو فرمانا ہے۔ واہ واہ۔

باقی آئندہ

راقمہ
سلطان آرا بیگم

مولانا فرنچ کی نوٹ بک

پڑھ ڈرموسے اڈموسے کا عکس ... ہمارے مولانا کا ذہن نے بھی عجیب مزاج پایا ہے! دنیا کی ہر بات کا انکار کرتے ہیں اور جس بات کی سبقت ضرورت اُلٹ جاتی ہے اُنھوں نے دنیا کو یہ سکھلایا کہ ہاتھ پاؤں سمیٹ کے بیٹھ جاؤ اور مقابل ہو سکے اس کی تبلیغ سے انکار کرو۔ تکرار کا قول ہے کہ یہ بیر افزو ہے جیسے پاؤں کی ذرہ برے وہ یہ کرتے ہیں کہ بچے کے سر پر ہشن کر کے ذال دو پھر ... دیتے ہیں بس زبان قینچی کہہ کے اچھی نوک کا نمبر دکھانا ضروری جمہوری سے کام لے جیو صاحب کو خبر نہیں ہوتی اسکے ساتھ ہی ذرا سا رنگ کچھ آب اُنھوں اپنی بادر ہے کی کہ او لکھتے میں مزا آنے کا اہل ہو جائیں اور ریف لائن ہو جیسی ما رتے مارتے خود ہی تھک ہمنیت ہو کر جانے پر کسی طرح اے باہر ہونوں سے تجربہ کی اصطلاح کہنی گئے ہیں۔ لیکن یہ اصل صحیح ہے کہ انسانوں میں کبھی انسان ہمارے مولانا ذہنی ہی نے بیچ چل نیا ہے۔ قبل ازیں انتظام کی صورت ہوئی تھیں یعنی باہر معاوضہ ہوتی تھی۔ اور اسمیں حریف مقابل کا وجود ضروری تھا۔ یہ ہمارا ارادہ صرف پڑھے۔ کا پہلو طواب دو سرا علی ہجے کی غرض کوئی گرد دوسرے کی خطا کا کفارہ ادا کریں خود حکومت وقت نے تمہا فرقی رنداٹ کی نیابت جیسے اچھوت بن کئے ہیں بالخصوص بدتمیزی کر دی۔ یہ گناہ بعض اچھوت لیڈروں کی بیعم خود مشہورں اور بہمسر زد ہوا۔ گناہ کیا بعض لیڈروں نے اور کفارہ ادا کرنے میں ہمارے بڑے میاں۔ کیونکہ؟ ...

بہت رکھو گے۔ ایک قسم کا روزہ اسم وصال کے نام
موسوم ہے تھا اسے ناجائز کہتے ہیں۔ وصال مشتق
ہے وصل سے چونکہ اس میں ایک روزہ دوسرے روزہ
سے پیوست ہوجاتا ہے اسلئے اس روزے کو صوم وصال
کہتے ہیں۔ وصل کے یہ معنی ہوئے ملنا۔

اصطلاح شعرا وصل و وصال معنی ملاقات محبوب
ہے۔ ہندوؤں کی اصطلاح میں وصل وصال کے معنی
کچھ اور ہے جسے سب ہی جانتے ہیں یعنی دریا میں [illegible]
میں جو بہہ کے اور پیدا کرنے والے اصل میں شامل ہوجائے۔
طبقہ صوفیہ میں وصال کے معنی واصل بحق ہونے
کے ہیں فلاں شخص کا وصال ہوگیا یعنی فلاں شخص
اپنی اصل سے جدا تھا ملحق ہوگیا ہے۔ اور حضرت
گاندھی رکھنے والے ہیں وہ بھی اسم وصال سے
گر موافق اصطلاح صوفیہ [illegible]
جہاں تک کہ پہلے جسم کی کمال کا وصال [illegible] سے
ہوجائے اور گوشت جو پوست و استخوان میں
مرکب تھا [illegible] ہے انکے [illegible] کے واسطے
انتہائی کام رہ جاتا ہے کہ ایک بجلی سی جنبش کے ساتھ
واصل بحق ہو [illegible] چھپا لینا [illegible]
[illegible] کا عکس [illegible] حاصل۔

کوئی [illegible] صاحب [illegible] کے لیڈر ہیں
گاندھی جی کے صوم وصال کو سیاسی چال خیال
فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یوں جیسے مرتا ہو مرے

ایسے ہزار مرتے ہیں
خدا سے پوچھئے کہ اسکی کرتے ہیں

تعجب کی بات ہے [illegible] اسقدر [illegible]
انھوں نے خود نہیں فرمایا کہ گاندھی مرینگے [illegible]
کی لیڈری کا منتہا بھی [illegible]
پکارتے [illegible]

نیشنلسٹ

[illegible] کے بعد معلوم ہوا کہ نیشنلسٹ ہونا آدمی
کے لیے ایک بہت [illegible] کی نیشنلسٹ
کے معنی [illegible] مذہب [illegible] ہیں [illegible]
معلوم ہی نہیں کہ کسی مذہب کا پابند ہونا بھی

ہیں آدمی نیشنلسٹ ہوسکتا ہے [illegible]
ہے! ہمارے [illegible] قوم میں [illegible]
ہے اگر ان میں سے ایک فرقہ بھی [illegible]
ہے تو اسے زندہ رہنے کا یہ حق [illegible]
درحقیقت پوری قوم کی زنجیر کو مضبوط کرتا ہے۔
ہمارے نیشنلسٹ بھائی مولوی ظفر علی خاں صاحب
مالک زمیندار [illegible]
غالب مقصود تھا [illegible]
لوگوں کو ہدایت میں [illegible] مذہب کا بھائی [illegible]
مسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] آسانی ہوگی [illegible]
کی بات [illegible] ہندو [illegible]
کو [illegible] اب بڑی طرح پیچھے پڑ [illegible]
کے نام [illegible]
[illegible] جاتے [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
ایسی حالت میں [illegible]
ہوسکتا [illegible]
[illegible] مخصوص [illegible] قائم ہو [illegible]
جب کوئی [illegible] تجارت [illegible] اعتراض ہے
ہندو [illegible] تعلیم تجارت [illegible] مسلمان
ہندوستانیوں سے [illegible] مسلمانوں کے مفلس [illegible]
سے ہندوستان کا تمام [illegible] مفلس [illegible]۔

[illegible] تک [illegible] یہ نہیں سمجھے کہ [illegible]
نہیں [illegible] ہندوستان کی تجارت [illegible]
شخص [illegible] کی [illegible] کوشش کرنا چاہیے
[illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] اسباب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہندوستان ہی [illegible]۔

دی زمیندار پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

لاہور

رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۱۹۱۳ء
منظور شدہ سرمایہ ۳۰ ہزار روپیہ جو [illegible] حصص
پر منقسم ہوگا۔ فی حصہ [illegible]

فروخت حصص

تیس ہزار حصص حسب ذیل طریق پر فروخت کیے جائینگے
مبلغ پانچ روپیہ فی حصہ درخواست کے ہمراہ۔
مبلغ تین روپیہ [illegible] فی حصہ منظوری کے بعد۔
باقی مبلغ [illegible] حسب ضرورت جب طلب کیے جائیں

بنکرز

(۱) دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور۔
(۲) دی [illegible] بنک [illegible] لمیٹڈ لاہور
رجسٹرڈ آفس۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستانی [illegible]
[illegible]
[illegible] کمپنی [illegible]
فروخت ہو رہے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانوں کو [illegible]
کہ مسلمانوں کے حقیقی [illegible] کا فرض [illegible]
ہندوستان میں روزناموں میں اب بھی [illegible]
[illegible] ہر مسلمان
کا فرض ہے۔

[illegible] درخواست کے فارم کمپنی کے [illegible]
[illegible] حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
[illegible]
[illegible]

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات جاہل و خود ساختہ طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کافی تنا... ہو

اپنی صحت کے بارے میں مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں یکفایت صحت حاصل کرنا اور ماہر طبیب کے مفید مشورہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ مشہور و مجرب کامل الفن و حاذق اطبا کے مشورہ سے بلا معاوضہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ سعدی لکھنؤ کی جدید فہرست طلب کیجئے۔

فائدہ اٹھایئے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔

الملتمس — دواخانہ سعدی گولہ گنج لکھنؤ

دولت احمدی اودھ پنچ

[illegible]

کسی قسم کی بیماری نہ ہو ... جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ



سنگھ سنجارک کمپنی متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

درا کشا سو	قوت بخش ... [illegible] ... تیار کیا ہوا قیمت ...
چون پرش	جیسی شکل ... [illegible]
بال سدہا	... [illegible] ... قیمت فی شیشی ۱۲
دو دھ کیسری	[illegible] ... فی شیشی ...
سدہا سندور	[illegible]

نوٹ — ... سنگھ سنجارک کمپنی متھرا کا نام ہو

... [illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک عمر اس فن کی طلب و شوق میں صرف کر کے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھنے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی لاگی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی [illegible]

استاد محمد علی خاں

[illegible]

[illegible] قیمت پانچ روپیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ